45916 ـ سب گھر والوں کی جانب سے ایك ہی قربانی کافی ہے چاہے وہ ایك سو کی تعداد میں ہوں

سوال

کیا سب گھر والوں کی جانب سے ایك ہی قربانی کافی ہے، چاہے ان کی تعداد زیادہ بھی ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سب گھر والوں کی جانب سے چاہے ان کی تعداد کتنی بھی زیادہ ہو ایك ہی قربانی کافی ہے.

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے دریافت کیا:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں قربانی کا کیا حساب تھا ؟

تو انہوں نے جواب دیا:

آدمی اپنی اور اپنے گھروالوں کی جانب سے ایك بکری قربانی کرتا تو وہ بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1505) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح کہا ہے.

تحفۃ الاحوذی میں ہے:

" یہ حدیث اس کی صریح نص اور دلیل ہے کہ ایك بکری آدمی اور اس کے گھروالوں کی جانب سے کافی ہے چاہے ان کی تعداد زیادہ ہی ہو، اور حق بھی یہی ہے.

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ " زاد المعاد " میں کہتے ہیں:

" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور سنت میں یہ بھی شامل ہے کہ ایك بکری آدمی اور اس کے گھر والوں کی جانب سے کافی ہے چاہے ان کی تعداد کتنی بھی زیادہ ہو.

اور امام شوکانی " نیل الاوطار " میں لکھتے ہیں:

" حق یہی ہے کہ ایك بکری ایك گھر والوں کی جانب سے کافی ہے چاہے ان کی تعداد سو یا اس بھے زیادہ ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ سنت سے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے " انتہی مختصرا.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ثواب میں شراکت کی کوئی حصر نہیں ہے، دیکھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری امت کی جانب سے قربانی کی، اور ایك شخص اپنی اور اپنے گھر والوں کی جانب سے ایك ہی قربانی کرتا ہے چاہے ان کی تعداد ایك سو ہی کیوں نہ ہو " انتہی.

دیکھیں الشرح الممتع (5 / 275).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك خاندان بائیس افراد پر مشتمل ہے، اور آمدنی ایك ہی ہے، اور خرچ بھی ایك، اور وہ سب قربانی بھی ایك ہی کرتے ہیں، مجھے علم نہیں کہ آیا ان کے لیے یہ ایك قربانی کافی ہے یا کہ انہیں دو قربانیاں کرنا ہونگی؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر تو خاندان بڑا ہے اور اس کے افراد زیادہ ہیں اور وہ ایك ہی گھر میں سکونت پذیر ہوں تو ان سب کی جانب سے ایك ہی قربانی کافی ہے، اور اگر وہ ایك سے زیادہ کریں تو یہ افضل ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 408).

واللہ اعلم .